12470 ـ روزه افطار کرنے کا وقت

سوال

کیا غروب شمس کے بعد روزہ افطار کرنا افضل ہے یا کہ آسمان سے روشنی ختم ہونے کا انتظار کرنا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

روزہ جلد افطار کرنا سنت ہے، وہ اس طرح کہ غروب شمس کے فورا بعد روزہ افطار کر لینا چاہیے، بلکہ ستارے نظر آنے تك روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرنا تو یہودیوں کا فعل ہے، اور رافضی و غالی قسم کے شیعہ بھی انہیں کے پیچھے چلتے ہوئے تاخیر سے افطاری کرتے ہیں، اس لیے عمدا جان بوجھ کر افطاری میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے کہ اچھی طرح شام ہو جائے، اور نہ ہی اسے اذان کے آخر تك مؤخر کرنا چاہیے، کیونکہ یہ سب کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مخالف ہے.

سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تك لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہینگی تو ان میں خیر و بھلائی رہے گی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1856) صحیح مسلم حدیث نمبر (1098).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس حدیث میں غروب آفتاب کا ثبوت ملنے کے فورا بعد جلد افطاری کرنے پرابھارا گیا ہے، اور ا سکا معنی یہ ہے کہ: اس وقت تك امت کا معاملہ منظم رہے گا اور بہتری ہو گی جب تك وہ اس سنت پر عمل کرتے رہینگے، اور جب وہ افطاری میں تاخیر کرینگے تو یہ ان میں فساد و خرابی پیدا ہونے کی علامت ہو گی.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (7 / 208).

اور ابن ابو عوفی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا اور جب شام ہوئی تو آپ نے ایك شخص کو کہا:

اتر کر میرے لیے ستو تیار کرو.

تو وہ کہنے لگا: اگر آپ تھوڑا انتظار کریں حتی کہ شام ہو جائے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا:

تر کر میرے لیے ستو تیار کرو، جب تم دیکھو کہ اس طرف سے رات آ گئی ہے تو روزہ دار کا روزہ افطار ہو گیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1857) صحیح مسلم حدیث نمبر (1101).

اور ابو عطیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گئے اور عرض کیا:

اے ام المؤمنین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے دو شخص ہیں ایك تو افطاری بھی جلد کرتا ہے، اور نماز بھی جلد ادا کرتا ہے، اور دوسرا افطاری میں تاخیر کرتا ہے،اور نماز بھی تاخیر سے ادا کرتا ہے.

تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں: کون ہے جو افطاری بھی جلد کرتا ہے اور نماز کی ادائیگی میں بھی جلدی کرتا ہے ؟

تو ہم نے عرض کیا: عبد اللہ یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما، تو وہ فرمانے لگیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم بھی ایسے ہی کیا کرتےتھے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1099).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

تنبیہ:

اس دور میں جو غلط اور بری قسم کی بدعات ایجاد ہو چکی ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ رمضان المبارك میں دوسری اذان طلوع فجر سے تقریبا بیس منٹ قبل ہی کہہ دی جاتی ہے، اور کھانا پینا حرام ہونے کی علامت کے لیے جو چراغ لگائے گئے ہیں وہ بھی بند کر دیے جاتے، اور اسے ایجاد کرنے والےکا خیال یہ تھا کہ ایسا کرنے سے عباد میں احتیاط ہے، ا سکا علم چند ایك لوگوں کوہی ہوتا ہے.

اس فعل نے انہیں اس طرف لا کھڑا کیا ہے کہ وہ غروب آفتاب کے بعد تاخیر سے اذان دیتے ہیں، اور افطاری میں تاخیر کرنے لگےہیں، اور سحری میں جلدی جو کہ سنت نبویہ کےمخالف ہے، اس بنا پر ان میں خیر و بھلائی کم اور شر زیادہ ہو گیا ہے، اللہ تعالی ہی مدد گار ہے.

دیکھیں: فتح الباری (4 / 199).

واللہ اعلم .